رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ

جلد ۲۶ | ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۳ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۴۱

مذہب سے لوگوں کی بیگانگت کی وجہ

آریہ سماج کی بنیاد مذہب کے نام پر رکھی گئی تھی۔ اور بانیٔ آریہ سماج پنڈت دیانند جی کو مذہبی ریفارمر سمجھا جاتا ہے۔ خود انہوں نے بھی ویدک دھرم کے متعلق یہ دعوےٰ کیا کہ دُنیا کے تمام مذاہب کے مقابلہ میں یہی سچا دھرم ہے۔ اور پھر اسے ساری دُنیا میں پھیلانے کے خواب بھی دیکھے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ نہ صرف ہندوستان سے باہر آجتک اس دھرم کا کوئی ایک بھی پیرو پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ آریہ کہلانے والوں کی مذہب کے متعلق دلچسپی بھی روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے جس کے تازہ ثبوت میں آریہ یووک سماج لاہور کے زیر اہتمام ہونے والا ایک مباحثہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو اس موضوع پر حال میں ہوا کہ "مذہب انسانی زندگی کے لئے لوازمات میں داخل ہے۔ یا نہیں"

مذہب کو انسانوں کے لئے نہ صرف غیر ضروری۔ بلکہ مضر قرار دیتے ہوئے ایک مقرر نے کہا "ہم تو آج تک یہ سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ کہ مذہب کس چیز کا نام ہے ہر شخص دھرم کو اپنے مفاد کے مطابق توڑ مروڑ کر اس کی وضاحت کرتا ہے"

ایک اور مقرر نے کہا "مذہب اس وقت پیدا ہوا جس وقت دُنیا میں سائنس نہ تھی لیکن آج کل سائنس کا زمانہ ہے۔ اور ہم لوگ یہ بات سمجھنے لگے ہیں۔ آج لوگوں کو روٹی اور کپڑے کی ضرورت ہے۔ روٹی اور کپڑا میسر ہونے کے بعد ہی انسان کو خدا اور اس کی باتیں سُوجھ سکتی ہیں۔ دھرم نے ہمیں اندھ وشواسی بنا دیا ہے۔ راجہ ایشور کا سروپ ہے۔ ڈیموکریسی کے موجودہ دَور میں ان باتوں کو کون تسلیم کرے گا آج مذہب ان کی محافظت کرتا ہے۔ جن کے بازوؤں میں طاقت ہے۔ ہمیں پہلے انسانوں کی طرح رہنا چاہیئے۔ ہم کرم فلاسفی کو تسلیم نہیں کر سکتے" (ملاپ ۱۷ جون)

اس کے مقابلہ میں مذہب کی ضرورت ثابت کرنے والوں نے جو تقریریں کیں۔ ان میں سوائے ایک بات کے باقی بالکل سطحی اور غیر مؤثر تھیں۔ مثلاً یہ کہ "دُنیا میں بدامنی کی وجہ مذہب کی عدم موجودگی ہے" "دھرم وُہ ہے جس سے دُنیا کی ترقی ہو۔ اور جو کسی کی ترقی میں روک نہ ڈالے۔ دھرم تمام لوگوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ جو آدمی ایشور کو نہیں سمجھتا۔ وہ دُنیا میں ہر بُرائی کا مرتکب ہو سکتا ہے"

اس سلسلہ میں کام کی جو بات کہی گئی وہ صرف یہ ہے کہ "دھرم آتما اور پرماتما کو آپس میں ملاتا ہے" یعنی انسان کو خدا سے وصال مذہب ہی کراتا ہے۔ مگر چونکہ اس کی کوئی مثال نہ پیش کی گئی۔ اس لئے یہ دعوےٰ بھی بے دلیل ہی رہا۔ زیادہ سے زیادہ گاندھی جی کا نام لیا گیا مگر وُہ بھی اس لئے نہیں۔ کہ انہیں خدا کا وصال حاصل ہے۔ بلکہ صرف اس رنگ میں کہ "سوشلسٹوں کو جنم دینے والا گاندھی بھی دھرم کو مانتا ہے" اور صاف بات ہے۔ کہ کسی کا کسی مذہب کا قائل ہونا اس بات کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ کہ اس کا آتما پرماتما کے ساتھ مل چکا ہے۔

غرض مذہب کے مخالف تو مخالف ہی ہیں جو لوگ مذہب کے قائل اور حامی کہلاتے ہیں ان کے پاس بھی اس کی ضرورت اور صداقت کی کوئی ایسی دلیل نہیں۔ جو کسی کو اپیل کر سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مذہبی کہلانے والی پارٹیوں میں بھی روز بروز لا مذہبی بڑھتی جا رہی ہے۔ سچے مذہب کی سب سے بڑی اور اولین غرض یہ ہے۔ کہ انسان کو اسی زندگی میں اپنے خالق اور مالک کا وصال حاصل کرائے۔ تا بندہ کو یقین ہو جائے۔ کہ جس راستہ یعنی مذہب پر وُہ چل رہا ہے۔ وُہ مرنے کے بعد یقیناً اسے خدا کے ساتھ دائمی وصال کرا دیگا۔ مذہب کی یہ غرض ہر مذاہب کے سنجیدہ اور سمجھدار لوگ مانتے ہیں۔ لیکن سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب نہیں جس کے کسی پیرو کا یہ دعوےٰ ہو۔ کہ اسے خدا کا وصال ہو چکا ہے۔ اسے خدا تعالےٰ سے شرفِ مکالمہ مخاطبہ حاصل ہے۔ اور خدا تعالےٰ دُنیا کے عظیم الشان تغیرات کے متعلق قبل از وقت اسے مطلع فرما دیتا ہے۔ یہ شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ یعنی اسلام ہی ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے زندہ ہونے کے ثبوت میں پیش کیا۔ اور پھر آپ کو قبول کرنے والوں میں ہزاروں انسان ایسے ہیں۔ جو علیٰ قدر مراتب خدا تعالےٰ کے وصال کی لذت سے آشنا ہیں۔

یہی وُہ بات ہے۔ جو مذہب پر حقیقی اور اصلی یقین پیدا کر سکتی ہے۔ اور اسی کے فقدان کی وجہ سے مذہب فضول اور بے فائدہ بلکہ نقصان رساں نظر آتا ہے۔ دیگر مذاہب کے لوگوں میں روز بروز مذہب سے بیگانگت کا بڑھتے جانا تو لازمی امر ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان کہلانے والے بھی انہی کی تقلید میں اس قسم کے عقائد رکھنے کے باعث کہ خدا اب کلام نہیں کر سکتا۔ کسی کو روحانیت کا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحبتِ صالحین کی برکات

"سنو! انسان کامل مومن اس وقت تک نہیں ہوتا۔ جب تک کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کرے۔ اور یہ فطرت نہیں ملتی۔ جب تک اس شخص کی صحبت میں نہ رہے۔ جو گمشدہ متاع کو واپس دلانے کے واسطے آیا ہے۔ پس جب تک کہ وہ اس متاع کو نہ لے۔ اور اس قابل نہ ہو جائے۔ کہ مخالف باتوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہ ہو۔ اس وقت تک اس پر حرام ہے۔ کہ اس صحبت سے الگ ہو۔ کیونکہ وُہ اس بچہ کی مانند ہے۔ جو ابھی ماں کی گود میں ہے۔ اور صرف دودھ ہی پر اس کی پرورش کا انحصار ہے۔ پس اگر وُہ بچہ ماں سے الگ ہو جائے۔ تو فی الفور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر وہ صحبت سے علیحدہ ہوتا ہے۔ تو خطرناک حالت میں جا پڑتا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ دوسروں کو درست کرنے کے لئے کوشش کر سکتا ہو۔ خود الٹا متاثر ہو جاتا ہے۔ اور اوروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ہم کو دن رات جلن اور افسوس یہی ہے۔ کہ لوگ بار بار یہاں آئیں۔ اور دیر تک صحبت میں رہیں۔" (الحکم جلد ۵ ملا)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ر جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½ ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو درد شکم۔ سر درد ضعف اور نزلہ کے باعث تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

اعلانات نکاح

(۱) عبد الغفور صاحب پھلور کی لڑکی امۃ الحفیظ کا نکاح سید غلام الثقلین ولد سید محمد موسیٰ صاحب نکودر کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپیہ مہر پر مولوی برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ نے ۲۴ر مئی کو پڑھا۔ (۲) چودہری محمد صادق کا نکاح مسماۃ رحمت بی بی دختر محمد خان چک ۱۵۲ ایکڑہ ریاست بہاولپور کے ساتھ ایک صد روپیہ مہر پر اور چودہری رحمت اللہ خاں کا نکاح حاکم بی بی دختر بہادل خاں چک ۱۵۲ ایکڑہ ریاست بہاولپور کے ساتھ یک صد روپیہ مہر پر چودھری شاہ محمد صاحب نے پڑھا (۳) ۲۲ر مئی مولوی عبد الستار صاحب ایم۔ اے کے لڑکے عبد المنان کا نکاح زبیدہ خاتون بنت فیض خان صاحب کے ساتھ ساڑھے سات سو روپیہ مہر پر بمقام پدینہ ضلع یو۔پی پڑھا گیا۔ (۴) عبد العزیز ولد مستری محمد ابراہیم صاحب لکھنور کا نکاح حاکم بی بی بنت محمد الدین صاحب سے چارسو روپیہ مہر پر ۱۸ر مئی کو اور عبد الشکور صاحب ولد مستری محمد اسمٰعیل صاحب لکھنور کا نکاح اللہ رکھی بنت مستری فضل کریم صاحب لکھنور سے بعوض مبلغ چار سو روپیہ مہر ۲۰ر مئی کو مستری کریم بخش صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت۔ کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دُعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے ؎

جماعت کا یوں بھی فرض ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دعائیں کرے۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ تو خصوصیّت سے دعائیں کرنی چاہئیں ؎

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵ر جون ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؎

590	Noerini	Java
591	Sisi Yaumil	"
592	Siti Sjamsiar	"
593	Abdul Azies.	"
594	Mr. Soekarma.	"
595	Rd. Oeko Soekraatmadja	"
596	Hadji Moh Rais	"
597-98	Main. Rain	"
599	Marah Oemar S. Mangedar	Java
600	Darman	Java
601	Rd Goeniwa Parsa Koesoema	"
602	Mohd Moeslih	Java
603	R. Sabaadialoesman	"
604	M. R. Yusuff	London.

ذکرِ حبیب علیہ السلام

از حاجی غلام احمد صاحب سکنہ کریام - معرفت نظارت تالیف و تصنیف قادیان

۱۹۰۳ء جنوری کے آخر یا فروری کے شروع میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت مسجد مبارک میں کی۔ میرے ساتھ چودھری بشارت علی خان صاحب سکنہ سڑوعہ ضلع ہوشیارپور بھی تھے۔ ہم دونوں نے اکٹھے بیعت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ کہ:۔

۱۔ شرک اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ آپ نے مثال کے طور پر بیان فرمایا۔ کہ جس طرح کسی شخص کی منکوحہ بیوی دوسرے شخص سے ناجائز تعلق پیدا کر لیتی ہے تو اس کا خاوند کہتا ہے۔ کہ میں تیری اور کمزوریوں سے تو درگزر کر سکتا ہوں مگر دوسرے شخص سے تعلق پیدا کرنے سے میں سخت بیزار ہوں۔ اسی طرح خدا کو شرک ناپسند ہے:۔

۲۔ عبادت کے متعلق آپ نے فرمایا کہ جس طرح جسم کے لئے غذا کی ضرورت ہے اسی طرح رُوح کے لئے عبادت کی ضرورت ہے۔ جس طرح غذا کافی نہ ہو۔ تو سیری نہیں ہوتی۔ اسی طرح عبادت میں بھی رُوح کی غذا پوری نہیں ہوتی۔ جو شخص دو روٹیاں اور ایک گلاس پانی سے سیر ہو جاتا ہے۔ اگر اسے ایک لقمہ اور ایک گھونٹ پانی دیا جائے۔ تو وُہ سیر نہ ہو گا۔ اسی طرح کلمہ پڑھ کر سمجھ لینا۔ کہ عبادت ہو گئی۔ یہ روح کے لئے کافی نہیں (حضور کی تقریر کا مفہوم ہے)

۳۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ یعنی غیر احمدی کے۔ جس نے میری بیعت نہ کی ہو۔ اس پر خاکسار نے عرض کیا۔ کہ حضور بعض شخص آپ کو سچا جانتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں۔ مخالفت کبھی نہیں کرتے ان کے بارے میں حضور کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا۔ وُہ بیعت کو لغو سمجھتے ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھیں:۔

۴۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جلد جماعت پیدا کر دیگا۔ چنانچہ چھ ماہ کے اندر اندر کریام میں جماعت احمدیہ بن گئی۔ جس کی ۲۹ نومبر ۱۹۳۷ء کو بفضلِ خدا ۳۱۵ مردم شماری ہے۔ ۱۹۰۳ء میں چھ ماہ کے اندر اندر جو جماعت طیار ہوئی۔ اس کے بعد جو ترقی تعداد میں ہوئی۔ وہ زیادہ تر احمدیوں کے گھر اولاد سے ہوئی۔ اور بہت تھوڑی غیر احمدیوں سے اس کے بعد شمولیت ہوئی یہ حضور کے کلمات میرے لئے ہمیشہ ازدیادِ ایمان کا باعث رہے ہیں۔ خاکسار جس وقت کریام میں بیعت کر کے آیا۔ اس وقت طاعون زوروں پر تھی۔ موتا موتی لگ رہی تھی اور میرے دوسروں کے ساتھ نماز نہ پڑھنے سے مخالفت شروع ہو گئی۔ گویا ایک طرف طاعون کا زور۔ دوسری طرف مخالفت کا زور۔ ان دنوں سوائے اس گفتگو کے کریام میں کوئی چرچا ہی نہ رہا۔ جو بیعت کرتا۔ وہ طاعون سے سلامت رہتا۔ باقی طاعون کا شکار ہوتے جاتے۔ الغرض بعض طاعون کے بیماروں کی بیعت لکھی گئی۔ وُہ بھی خدا کے فضل سے صحتیاب ہو گئے۔ چنانچہ طاعون کی وجہ سے چھ ماہ کے اندر اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو زبان مبارک سے فرمایا تھا۔ خدا نے اسے پورا کر دیا:۔

۵۔ کریام کا ایک ذیلدار مولا بخش راجپوت حضور کو جذامی کہا کرتا تھا۔ آخر وہ خود جذامی ہو کر مرا۔ خاکسار نے مسجد مبارک میں حضور کی خدمت میں ذکر کیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ مخالفین کے اندر جذام تو ہوتا ہی ہے مگر اللہ تعالیٰ بعض کے جسم پر بھی ظاہر کر دیتا ہے

۶۔ ان دنوں لدھیانہ کا شہزادہ ہمدم نواں شہر تحصیل میں تحصیلدار تھا۔ اس کے پاس حضور کے دعوے کا ذکر ہوا کرتا تھا۔ ایک دفعہ تحصیلدار صاحب موصوف نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضور اسکے مکان پر تشریف لائے ہیں۔ مجھ سے انہوں نے خواہش کی۔ کہ حضور کی خدمت میں اس خواب کا ذکر کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے مسجد مبارک میں ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا جس جگہ اہل اللہ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس مکان کی بلائیں دُور کر دیتا ہے۔ چنانچہ تحصیلدار صاحب کو حضور کا ارشاد سُنا دیا گیا۔ یہ دونوں مسجد مبارک کی باتیں اس وقت کی ہیں۔ جب مسجد میں صرف چند نمازی آسکتے تھے۔ یعنی ابھی دوسرا حصہ شامل نہ کیا گیا تھا۔

۷۔ مسجد مبارک میں مغرب کی طرف ایک کوٹھڑی تھی۔ جس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ حضور کے ساتھ کھڑے ہو کر امامت کرایا کرتے تھے۔ اس کوٹھڑی میں دو باتیں جو حضور نے ارشاد فرمائیں مجھے یاد ہیں۔ یہ دونوں باتیں مختلف وقتوں کی ہیں۔ الف۔ خاکسار کوٹھڑی میں موجود تھا۔ ایک شخص جو ضلع گورداسپور کا رہنے والا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وُہ کسی گاؤں کا نمبردار ہے۔ اس نے حضور سے دریافت کیا۔ کہ بنک زمیندارہ میں شامل ہو جاؤں حضور نے فرمایا۔ کہ نہیں۔ اس پر اس نے کچھ مجبوریاں بیان کیں۔ کہ حکام سے تعلق رکھنا پڑتا ہے اور روپیہ کی بھی ضرورت پوری ہو جاتی ہے حضور نے فرمایا۔ مومن بنو۔ اللہ تعالیٰ اغراض کو پورا کرے گا۔ پھر فرمایا۔ دُنیا میں بے شمار لوگ ہوئے ہیں۔ جنہوں نے نہ سود لیا۔ اور نہ دیا جب خدا ان کے کام چلاتا رہا۔ تو کیا آپ کے کام نہ چلائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ حکم کرتا۔ کہ بارش کا پانی پیو۔ تو ہر روز آسمان سے بارش نازل کرتا۔ جب خدا سود کو حرام کرتا ہے۔ تو اس کے سوا کام کیوں نہیں چلتا۔

(ب) ایک شخص نے دریافت کیا۔ کہ نماز میں ہاتھ کس جگہ باندھیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ظاہری آداب بھی ضروری ہیں۔ مگر زیادہ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نماز میں رکھنی چاہیئے۔

۸۔ جن دنوں کرم دین کا مقدمہ گورداسپور میں تھا۔ ان دنوں حضور کو الہام ہوا۔ خاکسار بھی ایک دفعہ اس مقدمہ کے دوران میں حضور کی خدمت میں گورداسپور گیا تھا۔ وُہ الہام قادیان شریف میں ہوا۔ اس کا ذکر مسجد مبارک میں ہو رہا تھا۔ میں نے حضور کی زبان مبارک سے نہیں سُنا مسجد میں ذکر تھا۔ کہ حضور کو الہام ہوا ہے یوم الاثنین و فتح الحنین - یوم الاثنین و فتح الحنین

۹۔ خاکسار اور حاجی رحمت اللہ صاحب سکنہ راہوں اور حکیم عطا محمد صاحب مرحوم مسجد مبارک میں حضور کی خدمت میں حاضر ہُوئے۔ عطا محمد صاحب مرحوم سکنہ بسیاں ضلع جالندھر ایک نرم چمڑے کی دیسی جوتی حضور کے لئے بنوا کر لائے اور حضور کی خدمت میں پیش کرتے وقت مرحوم نے عرض کی۔ کہ حضور یہ جوتی پاؤں کو لگے گی نہیں یعنی نرم ہے۔ آرام دیگی۔ حضور نے فرمایا۔ ایسی ہی جوتی چاہیئے۔ حضور خود اٹھا کر اندر لے گئے۔ اگلے روز وُہ جوتی مہمان خانہ سابق میں ایک بوڑھے شخص کے پاؤں میں دیکھی گئی:۔

۱۰۔ ان دنوں جب مسجد مبارک کے ساتھ ابھی دوسرا حصہ شامل نہ تھا۔ سابق زینہ کے ساتھ والی کوٹھڑی میں جس میں لکڑی کی سیڑھی بھی تھی۔ جہاں سے مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ مسجد میں آتے تھے۔ چند مہمان حضور کی ملاقات کے لئے آئے۔ حضور نے بالوں کو مہندی لگائی ہوئی تھی۔ ریش مبارک اور سر مبارک کو مہندی لگی ہوئی تھی۔ اور اس پر کپڑا لپیٹا ہُوا تھا۔ اسی حالت میں تشریف لے آئے۔ میں بھی ان نو واردوں میں شامل ہو کر اس کوٹھڑی میں بیٹھ گیا۔ حضور سے نو وارد باتیں کرتے رہے۔ مگر وہ باتیں مجھے یاد نہیں رہیں میں نے اس وقت دیکھا۔ کہ میرے اندر سے کوئی چیز دھوئیں کی طرح نکل رہی ہے۔ میں اس وقت حضور کے سامنے بیٹھا تھا۔ میں نے بہت غور کیا۔ مگر مجھے ایسا ہی معلوم ہوتا رہا۔ کہ یہ گناہ ہیں۔ جو اندر سے دھواں بن کر نکل رہے ہیں۔ اور یہ حضور کی صحبت کی برکت ہے۔

۱۱۔ ایک دن حضور مسجد اقصےٰ سے مسجد مبارک کی طرف تشریف لا رہے تھے۔ آپکے ساتھ کئی شخص تھے جب آپ سیڑھی سے اتر کر کچھ فاصلہ پر پہونچے۔ خاکسار مسجد اقصےٰ کی طرف جا رہا تھا۔ جب میں نے حضور کو آتے دیکھا میں نے دل میں خواہش کی کہ حضور کو میں پہلے السلام علیکم کہوں۔ مگر میرے کہنے سے پہلے حضور نے السلام علیکم کہا:۔

۱۲۔ مسجد مبارک میں ایک نو وارد شخص حضور سے باتیں کرتا تھا۔ اس وقت حضرت عبداللطیف صاحب شہید رضہ موجود تھے۔ وُہ نو وارد اثنائے گفتگو میں کہنے لگا۔ کہ دعوئے مسیح و مہدی ہونے کا ہے۔ اور زبان سے ق ادا نہیں ہو سکتا۔ آپنے فرمایا میری سچائی کی یہی علامت ہے۔ کہ اس کی زبان میں دباؤ ہو گا:۔

یہ جو کچھ میں نے حضور کی زبان مبارک سے سنا ہے۔ حضور کے الفاظ بعینہٖ نہیں [illegible] مفہوم [illegible]

تعلیم وتربیت

نامحرم عورت سے مصافحہ اور مبلغین کی مشکلات کا حل

اسلام دیگر مذاہب کی طرح صرف یہ نہیں کہتا کہ تو زنا نہ کر۔ بلکہ وہ ان راستوں کو بھی بند کرتا ہے۔ جن سے بدی دل میں داخل ہوتی ہے یعنی انسان کو زنا کے قریب جانے سے بھی روکتا ہے۔ اسی واسطے شریعت نے دنیا میں حقیقی پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے جہاں غضِ بصر اور پردہ کا حکم دیا۔ اور نامحرم کا ناچ گانا وغیرہ سننے سے منع فرمایا ہے۔ وہاں نامحرم سے مصافحہ بھی ناجائز قرار دیا ہے۔ ہاں کلام بند کرنے سے چونکہ تمدن میں سخت روک پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے من وراء حجاب ضروری کلام کرنا جائز رکھا ہے۔

اس مضمون میں میری غرض مصافحہ کی حرمت کی فلاسفی بیان کرنا نہیں۔ بلکہ ایک تمدنی مشکل کی طرف توجہ دلانا اور اس کا حل بتانا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نامحرم سے مصافحہ کرنا شریعت کے صریح حکم کی خلاف ورزی اور گناہ ہے۔ اور اس کے لئے کوئی عذر پیش نہیں کیا جاسکتا۔ احمدی احباب جن کو یورپین سوسائٹی میں ملنا پڑتا ہے۔ بالعموم اس حکم کا احترام کرتے ہیں۔ اور خصوصاً بیرون ہند کے مبلغین اس پر بخوبی عامل ہیں۔ مگر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض مواقع پر بعض دوست اس معاملہ میں زیادہ محتاط نہیں رہتے۔ انکی نیت تو یہی ہوتی ہے۔ کہ مصافحہ سے جس طرح ہوسکے بچیں۔ مگر بعض دفعہ وہ پھنس جاتے ہیں اور سوائے مصافحہ کرنے کے ان کو فرار کی کوئی راہ نظر نہیں آتی۔

بلاشبہ بعض دفعہ اس بات کا فیصلہ کرنا واقعی مشکل ہوجاتا ہے۔ کہ ایسے مواقع پر انسان کیا کرے۔ مثلاً اگر کوئی مبلغ کسی لیوی (Levee) یا بال (Ball) پر مدعو کیا جائے۔ اور وہ کسی خالص تبلیغی مقصد کے ماتحت دعوت قبول کرے۔ تو اس وقت جب مہمان میزبان کی بیوی سے مصافحہ کر رہے ہوں۔ ایسی صورت میں احمدی مہمان کے لئے دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو وہ مصافحہ نہ کرے اور اس طرح معزز میزبان کی ہتک کا مرتکب ہو۔ جو کہ خود گناہ ہے۔ یا پھر وہ مصافحہ کرکے خود گنہگار ہو۔ اور برا نمونہ بھی قائم کرے۔ ایسے موقعہ پر بڑی مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض دوست مصافحہ کرلیتے ہیں۔ یعنے بجائے عورت کی ہتک کرنے کے خود گناہ اٹھالیتے ہیں۔ کیونکہ یورپین سوسائٹی میں اس بات کو عورت کی سخت ہتک خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہاتھ بڑھائے اور مرد مصافحہ نہ کرے۔ مگر اس کے متعلق بعض دوست دوسرا پہلو اختیار کرلیتے ہیں۔ وہ نہ تو مغربی سوسائٹی سے الگ رہتے ہیں کہ ایسا موقعہ ہی نہ آئے۔ اور نہ ہی وہ اتنے دور اندیش اور محتاط ہوتے ہیں کہ ایسے مواقع پر میزبان کو پہلے سے اطلاع کردیں کہ میں مصافحہ نہیں کرونگا۔ اور جب ملاقات کے وقت عورت ہاتھ بڑھاتی ہے۔ تو وہ آگے سے یہ کہکر کہ افسوس میرا مذہب مجھے مصافحہ کی اجازت نہیں دیتا ہاتھ کو کھینچ لیتے ہیں۔ جسکو عورت سخت ہتک سمجھتی ہے۔ میرے سامنے ہی ایسے دو ایک واقعات ہوچکے ہیں۔ جس میں ایک دوست نے ایسی بے احتیاطی کی۔ اور مجھے بھی ندامت اٹھانی پڑی۔ اب یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ انسان مغربی لوگوں سے دور بھاگے اور حجرے میں بیٹھا رہے آخر تبلیغ کے لئے ہم کو ان لوگوں کے ساتھ ملنا پڑے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے متعلق صحیح طریق کار معلوم کیا جائے۔ ہمارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا اسوۂ حسنہ ہمارے لئے مشعل ہدایت ہے۔ حضور جب بھی ایسا موقعہ ہو پیش از وقت ہدایت بھجوا دیتے ہیں۔ کہ میں مصافحہ نہیں کرونگا مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میرے زمانہ طالب علمی میں جبکہ عزیزم خلیفہ تقی الدین صاحب جو کہ آج کل کیپٹن آئی۔ ایم۔ ایس ہیں میو ہسپتال میں بیمار تھے۔ اور حضور ان کی بیمار پرسی کے لئے ہسپتال تشریف لے گئے۔ تو میٹرن (matron) حضور کی ملاقات کے لئے آنے لگی۔ تو اسکو پہلے بتادیا گیا کہ حضور مصافحہ نہیں کیا کرتے۔ تو اس نے اس کو ہرگز برا نہ منایا۔ اسی طرح حضور جب ولایت کانفرنس مذاہب کے موقعہ پر تشریف لے گئے۔ تو ہر موقعہ پر اسی طرح اطلاع کردی جاتی تھی۔ جو کہ تبلیغ کا بھی ذریعہ ہوجاتی۔ عاجز کے ساتھ بھی ایسا ہی کئی دفعہ موقعہ ہوتا ہے۔ اور جب بھی کوئی یورپین اپنی بیوی سے تعارف کرانے لگتا ہے۔ تو میں اس کے خاوند کو ساتھ ہی آہستہ سے کہہ دیتا ہوں۔ کہ اسکو کہہ دو کہ میں مصافحہ نہیں کروں گا۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب مگاڈی میں کالونی کے اعلیٰ ترین افسر معائنہ کے لئے آئے۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ ان کی لیڈی بھی ساتھ ہوگی۔ تو مجھے اس بات کا بڑا فکر ہوا کہ کسی طرح اس گناہ سے جو کہ دنیادار کے لئے انتہائی عزت کا موقعہ تھا۔ بچوں۔ میں نے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ اور ساتھ کوشش بھی کی۔ یعنے عاجز نے جنرل منیجر کو اطلاع کردی کہ میں لیڈی سے مصافحہ نہیں کروں گا آپ اس کو اطلاع کردینا چنانچہ اس نے اطلاع کردی۔ اور لیڈی نے بوقت تعارف ہاتھ نہ بڑھایا۔ صرف زبانی سلام کا جواب دے دیا۔ اور ہرگز برا نہ منایا۔

اعلیٰ افسروں کی بیویوں سے ملاقات تو اچانک نہیں ہوتی۔ اس کے لئے تو بالعموم پہلے وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ پس اس کے ساتھ ہی مصافحہ کے متعلق بھی اطلاع کی جاسکتی ہے۔ بالعموم اچانک ملاقات وہاں ہی ہوتی ہے۔ جہاں بے تکلفی ہو اور بے تکلفی والے گھر آدمی ملاقات کے وقت بھی کہہ سکتا ہے۔ یا تعارف کے وقت اس کے ہاتھ بڑھانے سے قبل ہی انسان جھک کر سلام کردے۔ اور ہاتھ پیچھے رکھے۔ تو ہوشیار عورتیں خود ہی سمجھ جاتی ہیں۔ کہ یہ مصافحہ نہیں کریگا پھر وہ خود ہی ہاتھ نہیں بڑھاتیں۔ کیونکہ بالعموم عورت پہلے ہاتھ نہیں بڑھاتی۔ بلکہ وہ مرد کو پہل کرنے کا موقعہ دیتی ہے۔ مگر جس سے بے تکلفی ہو۔ وہاں عورت پہلے ہاتھ بڑھا دیتی ہے۔ ایک اور طریق اس مشکل سے بچنے کا یہ بھی ہے۔ کہ تبلیغی گفتگو میں کثرت سے مصافحہ کی حرمت کا ذکر کیا جائے۔ اور اسکی حکمت بتائی جائے۔ تاکہ یورپین لوگوں کے دلوں میں یہ بات گڑ جائے۔ کہ احمدی مصافحہ نہیں کرتے۔ ایک دو دفعہ کہنے سے انکو بھول جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ باوجود علم ہونے کے نادانستہ طور پر بوجہ عادت کے وہ ہاتھ بڑھا دیتی ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دو دفعہ ایک لیڈی ڈاکٹر کو جو میرے ساتھ کام کرتی تھی مصافحہ کے متعلق اسلامی حکم بتایا۔ مگر بعد میں پھر اس نے بھول کر مصافحہ کی کوشش کی۔ آخر جب بار بار بتایا گیا۔ اور خصوصاً جب کالونی کے صاحب کی لیڈی سے بندہ نے مصافحہ نہ کیا۔ اور اس کا کافی پرچا ہوا۔ اور کھلی تبلیغ ہوگئی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعد میں اس کو خوب یاد رہتا۔ کہ یہ مصافحہ کا قائل نہیں ہے۔ چنانچہ جب میں آخری دفعہ اس کی ملاقات کے لئے گیا۔ تو میں مصافحہ کے متعلق معذرت کرنے لگا ہی تھا۔ کہ وہ بول اٹھی مجھے خوب یاد ہے۔ تم مصافحہ نہیں کرتے۔ یہ دیکھو میں نے (بھول کر ہاتھ بڑھانے سے بچنے کے لئے) پہلے ہی اپنے ہاتھ کمر پر باندھ رکھے ہیں۔ تو یہ بار بار کانوں میں ڈالنے کا اثر تھا۔ کہ اسکو بغیر کہے کے یاد رہا۔ امید ہے ہمارے دوست جنکو یورپین سوسائٹی میں اختلاط کا موقعہ ملتا ہے۔ مزید احتیاط سے کام لیں گے۔ اور اس حکم کا پورا احترام قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ تا وہ جہاں عورت

جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ تلونڈی جھنگلاں میں

جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم اے اور احمدی مبلغین کی تقریریں

۱۹ رجون۔ تلونڈی جھنگلاں متصل قادیان میں بعد نماز ظہر زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ایک شاندار تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں قادیان اور گردو نواح کے احباب کثرت سے شامل ہوئے

تلاوت و نظم کے بعد مولوی خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے انبیاء علیہم السلام کی مثالیں پیش کرتے ہوئے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی اس کے بعد مولوی عبد الرحمن صاحب بشر نے علامات مہدی و مسیح پر مفصل تقریر کی۔ بعد ازاں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ نے تبلیغی تنظیم کے متعلق ایک لمبی تقریر کی جس میں فرمایا:۔

میں آج اپنے دوستوں کو تبلیغی تنظیم کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ دنیا میں کامیابی صرف انتظام کے ساتھ ہے سکھوں کی ساری تعداد پنجاب میں صرف پانچ لاکھ تھی اور مسلمانوں کی صرف لاہور میں ہی اتنی تعداد موجود تھی۔ مگر سکھوں نے تنظیم سے کام لے کر ایسا حملہ کیا۔ کہ مسلمان باوجودیکہ پنجاب میں اُن سے کئی گنا زیادہ تعداد رکھتے تھے ہوش نہ سنبھال سکے۔ یہ ان کی بدانتظامی کا نتیجہ تھا۔ پس جب ہم اس رنگ کی کئی مثالیں اپنے ملک میں دیکھ چکے ہیں۔ تو ہمیں ان سے سبق حاصل کرنا چاہئیے اسی طرح تبلیغ کے لئے علاوہ انتظام کے اپنے نفس کی اصلاح بھی نہایت ضروری ہے۔ ایک شخص احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے اگر مٹی تھا۔ اور بیعت کرنے کے بعد سونا نہیں بن جاتا تو اس کے بیعت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر پہلے اس کی ناروا خواہشات زندہ تھیں تو اب مرجانی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں۔ مَیں تم سے ایک موت چاہتا ہوں جس کے بعد تم کو پھر دوبارہ زندگی عطا ہو۔ تمہاری ہر ایک بات میں نمایاں ترقی ہو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق فرماتی ہیں۔ کان خلقہٗ القرآن کہ وہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر حرکت میں مجسم تعلیم قرآن تھے۔ جب تک ہم خود اعلےٰ نمونہ پیش نہ کریں۔ غیروں کی اصلاح کس طرح کر سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی امداد کو ہمارا نیک نمونہ ہی حاصل کر سکتا ہے۔ اور ہمارے نفس کی اصلاح کی منتظر ہے۔

مجھے یاد ہے کہ مسجد اقصیٰ کے ساتھ والا بڑا مکان جب ایک ہندو ڈپٹی نے بنایا اور وہ اس کی دوسری منزل بنانے لگا تو اس سے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی بے پردگی ہوتی تھی۔ اس لئے جماعت کے دوستوں نے آکر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے عرض کیا۔ کہ حضور یہاں کے مالک ہیں۔ اس کو کیوں نہیں روکتے۔ کہ اس طرح تنگ نہ کرے حضور نے فرمایا "صبر کرو صبر سے کام لو یہ دوسری منزل ہمارے ہی لئے ہے"! یہ واقعہ ۱۹۰۳ء کا ہے۔ اور اس مکان پر غالباً اس کا چالیس ہزار روپیہ خرچ آیا تھا۔ مگر اس کے مرنے کے بعد اُس کے لڑکوں نے کہا کہ یہ مکان نہایت منحوس ہے۔ اس میں ہماری موتیں ہی موتیں ہو رہی ہیں۔ اور ہمیں یہ مکان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب کو کھا جائیگا۔ چنانچہ مجھے ابھی ناظر اعلےٰ ہوئے تین سال ہوئے تھے کہ میں نے یہ مکان چھ ہزار کو خرید لیا۔ اور آج اس میں ہماری نظارتوں کے دفاتر کام کر رہے ہیں۔

پس اے بھائیو! اگر تم کو خدا کی راہ میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ تو اس پر صبر کرو۔ اور یاد رکھو کہ تم قادیان کے مغلوں سے زیادہ عزت والے نہیں۔

پھر مجھے حال کا واقعہ یاد ہے میں نے خود احرار کے جلسہ کے وقت ایم سری نگیش سابق ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور سے کہا۔ کہ آپ اگر باہر سے آنے والوں کے متعلق دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دیں۔ تو شہر میں امن بھی رہیگا اور شہر میں یہ دفعہ لگانے کی ضرورت بھی نہ پڑے گی۔ اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ باہر سے آنے والوں پر لگائی جاتی ہے۔ مگر اس نے نہ مانا اور قادیان پر لگادی۔ لیکن خدا نے احرار کو وہ شکست دی کہ آج مسلمان بھی ان سے متنفر ہیں۔

میں اس وقت ایک دو باتیں بطور نصیحت کہنا چاہتا ہوں۔ جن میں سے سب سے پہلی اور بہت بڑی بات یہ ہے کہ زمیندار خاص کر جماعت احمدیہ کے زمیندار حقہ نوشی بالکل ترک کر دیں۔

مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے چند حقہ پینے والے لوگوں کو قادیان سے نکال دیا تھا۔

اسی طرح ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پریس میں کوئی کاپی دیکھنے گئے۔ اور آپ کے پاؤں کی ٹھوکر سے حقہ گر کر ٹوٹ گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

الخبیثات للخبیثین

کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ حضرت

مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو حرام تو نہیں کہا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کو جس حد تک حرام کر سکتے تھے اس حد تک کر گئے ہیں۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی گلیوں کو ٹھیک کرو رستوں کو کشادہ کرو بدبو دور کرو۔ یہاں تک کہ احمدیوں کے گاؤں اور غیر احمدیوں کے گاؤں میں ہر ایک شخص نمایاں فرق دیکھے ان کی زمین ان کی کھیتیاں دیکھ کر پہچان لے کہ یہ احمدیوں کی ہیں مثلاً میں پہچان جاتا ہوں کہ یہ کھیتی مسلمان کی ہے یا سکھ کی ہے۔ اسی طرح ہمارے احمدی دوست بھی نمایاں پہچان پیدا کردیں۔

تیسری بات میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم اور لڑکیوں کی تعلیم کی طرف بھی احباب کو توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ آج جو بچے ہیں وہ کل قوم کے ستون ہونگے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم آئندہ نسل کا بھی خیال رکھیں اور اپنی اصلاح بھی کریں تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام صحیح رنگ میں لوگوں تک پہنچا سکیں۔

جناب چودھری صاحب کی تقریر کے مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر کی۔ اور پہلا اجلاس ختم ہوا۔

بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب گیانی واحد حسین صاحب جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی نے عورتوں کی تربیت کے متعلق تقریر کی۔ بعدہ مولوی غلام احمد صاحب نے تربیت اولاد کے متعلق سامعین کو توجہ دلائی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے اسلام میں عورت کی حیثیت بیان کرتے ہوئے مفصل تقریر کی۔

مورخہ ۲۰ ؍ جون ۱۹۳۸ء بروز سوموار بوقت ۷ بجے صبح زیر صدارت مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی مولوی فاضل جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی خورشید احمد صاحب و مولوی شبیر احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں۔ بعدہ مولوی غلام احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم پیش کی۔ پھر مہاشہ محمد عمر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت از کتب دیگر مذاہب بیان کی۔ بعدہ مولوی دل محمد صاحب نے مسئلہ جہاد پر تقریر کی۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے اجرائے نبوت پر مفصل تقریر کی۔ اور پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان شروع ہوا۔ مولوی دل محمد صاحب نے غیر احمدی علماء کے عقائد پر ایک مختصر سی تقریر کی۔ ازاں بعد مولوی محمد اعظم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارہائے نمایاں بیان کئے۔ بعدہٗ گیانی واحد حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایک مفصل اور لمبی تقریر کی۔ اور جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

خاکسار:۔ عبد الرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں۔

حفظان صحت

"گرپ" کیلئے کونین کا علاج

"گرپ" یا انفلوائینزا کی قسم کے زکام کے لئے کونین بہترین علاج ہے۔ انگلستان فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ اور آسٹریا کے ڈاکٹر اور محققین اس بارے میں کافی تحقیق و تدقیق کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان ممالک میں امریکہ کی نسبت اس قسم کی عام بیماریوں کے لئے عموماً کونین زیادہ استعمال کی جاتی ہے۔ امریکہ میں ان بیماریوں کے لئے اور بہت سی منفرد ادویات تیار کی جاتی ہیں۔ اور جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں۔ اہل امریکہ ہر نئی چیز کا جائزہ لینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں بہتر ہے۔ کہ انفلوائینزا کی وباء کے ایام میں روزانہ تین گرین کونین کی خوراک استعمال کی جائے۔

زکام کے لئے دوسری منفرد و مخصوص ادویات کے استعمال کے خطرات کے متعلق بہت سی تحریرات شائع کی گئی ہیں۔ ان ادویات میں زیادہ تر فنسٹین امنی پائرن اور کول ٹار سے حاصل کردہ چیزیں استعمال ہوتی ہیں۔ لیکن اس طرح تیار کردہ گولیوں میں درد کو رفع کرنے والی اشیاء کی یہ جزئیات اتنی زیادہ مقدار میں ہوتی ہیں۔ کہ ان کے اثر کے ماتحت کان گونجنے لگتے ہیں۔ گرانی سر پیدا ہو جاتی ہے۔ سر درد اور پسینہ کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ درد کو رفع کرنے مگر اعصاب کو کمزور کرنے اور بخار کو کم کرنے والی یہ ادویات اکثر اوقات بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔ ان سے سرخ خون کے دانے کہلانے والے Corpuscles کمزور ہو جاتے ہیں۔ دل کو نقصان پہنچتا ہے نیز یہ خون کے اس وظیفہ کے لئے جس کے ذریعہ وہ آکسیجن پہنچاتا ہے۔ روک ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے برعکس کونین اس قسم کا کوئی نقصان رساں اثر پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ قوت پہنچاتی ہے۔ اور اگر تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کی جائے۔ تو سرخ خون کے دانے Red Corpuscles کی تعداد کو بڑھاتی ہے نمونیا کے ابتدائی درجوں میں بہت سے ماہرین فن لوگوں خصوصاً بچوں کو کونین کی معمولی خوراک استعمال کراتے ہیں۔ شدید کھانسی (Whooping Cough) کے لئے عموماً کونین کی ہلکی خوراک استعمال کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے عوارض کیلئے کونین کے فوائد کو تسلیم کیا گیا ہے جس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کونین بہت حد تک محفوظ ذریعہ علاج ہے۔

ضرورت کلرک

دفتر سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان کے لئے ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے جو کم از کم میٹرک پاس ہونے کے علاوہ انگریزی اردو میں خوشخط لکھنے والا ہو۔ دفتری حساب رکھنا جانتا ہو۔ انگریزی میں خط و کتابت کر سکتا ہو۔ غرض دفتری تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند اصحاب اپنی اپنی درخواستیں دفتر سکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان میں ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوا دیں۔ درخواست کے نیچے اپنا پتہ مکمل درج کریں۔

درخواست کے ساتھ ذمہ وار اصحاب کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو و مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہے۔ تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض علامہ مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کر سکتے ہیں۔ بحمد اللہ یہ دواخانہ رحمانی ۱۹۱۰ء سے حضرت علامہ ممدوح رض کی اجازت و مشورہ سے قائم شدہ ہے۔ اور ان دنوں بسر پرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی سے کام کر رہا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہے۔ ½ کا ٹکٹ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید کرنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ دی جائے گی۔

پتہ:- عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ لحمی یا شحمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپیہ (آٹھ آنے)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزار ہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک [illegible] سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے

نوٹ:- اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

پبلک سروس کمشن کا اعلان

جناب سکرٹری صاحب پبلک سروس کمشن لاہور نے ۱۵ جولائی تک درخواستیں برائے اسامی پروفیسر انٹامالوجی ایگریکلچر طلب کی ہیں۔ جو کہ طبع شدہ فارم پر ہوں گی۔ اور فارم صاحب موصوف سے مل سکینگے۔ عمر ۲۲ - ۳۰ سال کے درمیان ہو۔ درخواست دہندہ سائنس کی ڈگری یافتہ ہو۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ قادیان

فوری ضرورت

ہندوستان سے باہر ایک ادارہ میں چند سپروائزر کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ۱۴۰/۰ روپے سے ۲۴۵/۰ روپے کے درمیان ہوگی۔ سپروائزر کا کام سڑکوں کی سروے اور Building Construction وغیرہ ہوگا۔ جو انگریز انجینروں کے ماتحت کرنا ہوگا۔ خواہشمند احباب فوری طور پر سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے عہدیداران کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۸ء سے ۱۴ جولائی ۱۹۳۸ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۷ جولائی تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

فارم ۱
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ رام سنگھ ولد جانند اس ذات چھابڑا سکنہ اشاری تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۶ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۸ء

چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ زیر عدالت

فارم ۱
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سردارا ولد احمد ذات چمند دارا سکنہ علی پور تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے [illegible] مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۳۸ء

چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ زیر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۲۰ جون - پنجاب اسمبلی کا سیشن آج دوپہر شروع ہوا - جس میں گورنر پنجاب نے نصف گھنٹہ تقریر کی - وزارت کے گذشتہ کام کی تعریف کی - اور آئندہ کے لئے بہترین امیدوں کا اظہار کیا مسٹر شہاب الدین صاحب کی پارلیمنٹری قابلیت کی تعریف کی - آپ نے مسجد شہید گنج کے بارے میں کوئی لفظ نہیں کہا کانگریسی اور اکالی ممبر تقریر کے وقت ہاؤس سے غیر حاضر رہے - ان کے لیڈر نے سپیکر کے نام ایک چٹھی لکھی - کہ اس وقت گورنر کی تقریر غیر ضروری اور بے موقعہ ہے - اس لئے ہم نے اس موقعہ پر غیر حاضر رہنے کا فیصلہ کیا ہے - اپوزیشن پارٹی کے ممبروں نے گورنر کی دعوت چائے میں بھی شریک نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے

شملہ ۲۰ جون - پنجاب اسمبلی کے حلقوں میں یہ عام چرچا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی وائس چانسلری پر ڈاکٹر شفاعت احمد خان پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی مقرر کئے جائیں گے۔

لاہور ۲۰ جون - مسٹر امنت رام کھوسلہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کو مسٹر نارمن ایڈمنڈز کی جگہ جو چھ ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں - پنجاب گورنمنٹ کا اسسٹنٹ لیگل ریممبرنسر مقرر کیا گیا ہے - آپ پنجاب اور دہلی کے آفیشل ٹرسٹی بھی ہونگے۔

شملہ ۱۹ جون - حکومت ہند نے ہندوستان کے شہروں اور اس کی سول آبادی کو ہوائی حملوں سے بچانے کی ضروری تدابیر کے معاملہ کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے - زہریلی گیس سے بچنے کے لئے جو تجربے بمبئی کلکتہ - اور کراچی میں کئے گئے ہیں - وہ دوسرے شہروں میں بھی کئے جائیں گے

شملہ ۲۰ جون - گورنر پنجاب نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پنجاب میں تین ہزار میل لمبی پختہ کول دالی سڑکیں ہیں - اور اب اس میں اضافہ کرنے کے لئے آٹھ سالہ پروگرام تیار کیا گیا ہے - جس کے مکمل ہونے پر ایک ہزار میل لمبی اور ایسی ہی سڑک تیار ہو جائے گی - مجھے وزراء نے بتایا ہے کہ گذشتہ چند ماہ سے صوبہ میں مختلف فرقوں کے تعلقات خوشگوار ہیں - ہویلی پراجیکٹ سکیم سے دس لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا اس کے بعد تھل پراجیکٹ کا کام شروع ہو جائے گا - جس سے ۸۳۱۰۰۰ ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا - اور ۲½ کروڑ روپیہ صرف آئیگا - نیز یہ کہ جن علاقوں میں مالیہ زیادہ تشخیص ہو گیا ہے - ان میں معافی دی جائے گی - زراعت پیشہ لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے - جس میں جائداد کا ایک جا رہنا - مویشیوں کی نسل کشی - پرائمری تعلیم اور بعض دیگر اجزاء شامل ہیں -

نیویارک ۱۹ جون - معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کا بحری محکمہ بحر اوقیانوس میں جنگی جہازوں کا مظاہرہ کرنے والا ہے تا اس غلط فہمی کو دور کیا جا سکے - جو یورپین پروپیگنڈا کی وجہ سے امریکہ کے جنوبی ملکوں کو امریکہ کی بحری طاقت کے متعلق پیدا ہو گئی ہے - اس مظاہرہ میں ۵½ لاکھ اشخاص اور ۵½ سو جنگی جہاز شریک ہونگے - اور ایک طرف یورپ کے وسط اور دوسری طرف برازیل تک کیا جائے گا۔

کوہاٹ ۱۹ جون - حکومت افغانستان نے افغانی نوٹوں کا لین دین بند کر دیا ہے جس کے معنے یہ ہیں - کہ نہ ہی کوئی بیوپاری افغانستان سے روپیہ لا سکتا ہے اور نہ وہاں لے جا سکتا ہے - اس سے صوبہ سرحد کی تجارتی منڈیوں میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے - پشاور کے بیوپاریوں کے پاس لاکھوں روپیہ کے نوٹ پڑے ہیں۔

ایبٹ آباد [illegible] جون - وزیرستان سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہاں شورش زوروں پر ہے - بریگیڈ کو وہاں جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم مل گیا ہے - اور گورکھا پلٹن روانہ ہو گئی ہے

لنڈن ۲۰ جون - پنڈت جواہر لال نہرو آج سپین سے یہاں پہنچے - آپ نے کھدر کا لباس اتار کر یورپین لباس پہن لیا ہے - آپ نے ریڈیو سٹیشن سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی - جس میں کہا - کہ میں یہ نہیں سمجھ سکتا - کہ حکومت سپین کو زیر کیا جا سکیگا - وہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ جنگ مزید دو سال تک جاری رہیگی میں ایسے مقامات کے بہت قریب گیا - جہاں بم باری ہو رہی تھی اور یہ دیکھ کر حیران ہوا - کہ لوگ ان مصائب کو صبر و تحمل سے برداشت کر رہے ہیں۔

بمبئی ۲۰ جون - صدر کانگرس اور دوسرے لیڈر یہاں جمع ہو رہے ہیں - تا مسٹر جناح کے خط کا جواب دینے کے لئے گاندھی جی سے مشورہ کریں اس مشورہ کے بعد فیصلہ ہوگا - کہ مصالحت کی گفت و شنید کا دوبارہ اجراء ہوگا یا نہیں

ڈبلن ۲۰ جون - آئرش پارلیمنٹ کے انتخابات کا نتیجہ نکل آیا ہے - مسٹر ڈی ویلیرا کی پارٹی کو بہت کامیابی ہوئی ہے - چنانچہ ان کو ۷۶ اور کاسگریو پارٹی کو ۴۵ نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔

شملہ ۲۰ جون - اسمبلی کے اس سیشن میں بعض اہم بل پیش ہو رہے ہیں - مثلاً قانون انتقال اراضی میں ترمیم کا بل - ساہوکاروں کے لئے لائسنس حاصل کرنے کا بل - مارکٹنگ بل - افواہوں کی اشاعت کے انسداد کا بل - گورنر پنجاب نے اپنی تقریر میں ممبروں کو مشورہ دیا - کہ ان بلوں پر غور کرتے وقت اپنی روایتی اعتدال پسندی سے کام لیں۔

شملہ ۲۰ جون - اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے - کہ یونینسٹ پارٹی سے بارہ ارکان نے علیحدگی اختیار کر کے انڈیپنڈنٹ پارٹی قائم کر لی ہے - وہ اس وجہ سے علیحدہ ہوئے ہیں - کہ ان کے خیال میں یونینسٹ پارٹی اقلیتوں کے حقوق کی محافظ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ پورا پورا انصاف نہیں کر رہی - آج کے اجلاس میں یہ ممبر اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے۔

رتناگری ۲۰ جون - یہاں اس قدر بارش ہوئی - کہ گذشتہ تیئیس سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی - دو گھنٹوں میں چھ انچ بارش ہوئی -

شملہ ۲۰ جون - سیاسی حلقوں میں یہ خبر گرم ہے - کہ شہید گنج ایجی ٹیشن کے قیدیوں کو قبل از وقت رہا کرنے کے لئے گورنمنٹ تیار نہیں۔

شملہ ۲۰ جون - معلوم ہوا ہے کہ تیراہ کے آزاد قبائل نے جو حکومت افغانستان اور صوبہ سرحد کے مابین آباد ہیں - ایک مسلم سٹیٹ قائم کر لی ہے اور ایک شخص خوشحال خان کو جو یورپ کی سیاحت کر آیا ہے اپنا سردار بنا لیا ہے -

پشاور ۲۰ جون - حکومت سرحد نے پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کو توڑ دیا ہے اب ایک میر منشی کے ماتحت سیکرٹریٹ میں ہی یہ کام کیا

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی